86292

قرآنِ مجید کی روشنی میں نماز کا بیان

۱۔ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو۔

68792

۲۔ لوگوں سے اچھا بولو اور نماز قائم کرو

۳۔ جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہی جنّت میں عزت پائیں گے۔

۴۔ اللہ کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتی۔

۵۔ بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔

۶۔ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی ہمیشہ پڑھ۔

۷۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

۸۔ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں۔ یہی ہیں سچے لوگ۔

۹۔ جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یہی ہیں وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

۱۰۔ بے شک نجات پائیں گے وہ مومن جو اپنی نماز میں دِل لگانے والے ہیں۔

۱۱۔ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پس تمہارے دینی بھائی ہیں۔

۱۲۔ بے شک جو تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے رازداری سے اور علانیہ، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔

۱۳۔ بے شک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے جب اسے تکلیف پہنچے تو سخت گھبرا جانے والا اور جب اسے دولت ملے تو حد درجہ بخیل سوائے ان نمازیوں کے جو اپنی نماز پر پابندی کرتے ہیں۔

۱۴۔ اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

۱۵۔ ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نماز کا بیان

ذخیرہ

۱- نماز مومن کا نور ہے۔

۲- نماز مومنوں کی معراج ہے۔

۳- اُٹھ نماز پڑھ، بے شک نماز میں شفاء ہے۔

۴- نماز جنّت کی کنجی ہے۔

۵- نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کا محل گرا دیا۔

۶- ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

۷- اُس دین میں بھلائی (نیکی) نہیں جس میں نماز نہیں۔

۸- جس شخص کے پاس نماز نہیں اُس کا ایمان نہیں۔

۹- جو نماز ضائع کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی کسی نیکی کی پرواہ نہ کرے گا۔

۱۰- جس نے نماز ضائع کردی اُس کا حشر فرعون اور ہامان کے ساتھ ہوگا۔

۱۱- بے نمازی کی عمر میں برکت نہ ہوگی۔

۱۲- صالحین کی علامت بے نمازی کے چہرے سے مٹا دی جائے گی۔

۱۳- بے نمازی کی دُعا قبول نہیں ہوگی۔

۱۴- بے نمازی جب مرے گا تو ذلیل ہو کر مرے گا۔

۱۵- بے نمازی بھوک اور پیاس کی حالت میں مرے گا۔ اُس کی پیاس نہ بجھے گی، اگرچہ دریاؤں کا پانی اسے پلا دیا جائے۔

۱۶- بے نماز پر قبر تنگ کردی جائے گی اور آخرت میں سختی سے حساب لیا جائیگا۔

۱۷- اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔

۱۸- نماز ہر متّقی کی قربانی ہے۔

۱۹- جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہیہ اُس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بِسْ مِلّ لَا ہِرّ رَحْ مَا نِرّ رَ حِیْ مْ ۔ ۝

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔ الحدیث

نماز کی آسان کتاب

بمطابق

اردو املا و اصوات عربی

عربی سے نا آشنا حضرات کے لئے

مؤلف

قاری محمد مشتاق صابری

مرکز چالیس (۴۰) روزہ قاری کلاس مصطفٰی آباد لاہور ۱۵

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين ۝ قد افلح المؤمنون ۝ الذين هم في صلاتهم خاشعون ۝ ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار ۝

فويل للمصلين ۝ الذين هم عن صلاتهم ساهون ۝ فصل لربك وانحر

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين ۝ قد افلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون ۝ ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب ——— نماز کی آسان کتاب

مؤلف ——— قاری محمد مشتاق صابری

دیباچہ ——— سیّد محمد جمیل الرحمٰن چشتی صابری

باہتمام ——— مدثر محمود - قندیل انجنیئرز شاہ ابو المعالی روڈ لاہور - فون ۳۲۱۸۷۵-۶۴۴۳۸

کتابت ——— محمد صدیق بوتالہ ش س ڈاک خانہ ضلع گوجرانوالہ۔

طباعت ——— سٹار لائٹ پریس ۱۷۶ انارکلی لاہور

ناشر ——— مرکز چالیس روزہ قاری کلاس مصطفیٰ آباد لاہور ۱۵

اشاعت اوّل ——— فروری ۱۹۸۳ ۲۱۰۰

اشاعت دوم ——— اپریل ۱۹۸۳ ۵۰۰۰

اشاعت سوئم جولائی ۱۹۸۳ء ۱۰۰۰

اشاعت چہارم ——— جولائی ۱۹۸۴ء ۵۰۰۰

ہدیہ ——— دعائے خیر

فویل للمصلین ۝ الذین ہم عن صلاتہم ساہون ۝ فصل لربک وانحر

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۵
۲	نماز کی اہمیت	۹
۳	توجہ فرمائیے	۱۳
۴	اذان	۲۰
۵	اذان کے بعد کی دُعا	۲۲
۶	نماز	۲۴
۷	نماز کے بعد کے وظائف اور دعائیں	۳۱
۸	دُعائے قنوت	۳۵
۹	ایمان مفصّل	۳۶
۱۰	ایمان مجمل	۳۷
۱۱	روزہ رکھنے کی نیت — روزہ کھولنے کی نیت	۳۸
۱۲	تسبیح تراویح	۳۹
۱۳	آیت الکرسی	۴۱
۱۴	نماز جنازہ	۴۲
۱۵	شش کلمے	۴۷
۱۶	سورہ حشر کی آخری تین آیات اور ان کی اہمیت	۵۳
۱۷	اپنی نماز کی ادائیگی کا طریقہ چیک کر لیجیے	۵۶

فویل للمصلین ○ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ۞ فصل لربک وانحر ۞

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ۴ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

۷۸۶
۹۲

انتساب

اَللہ اَللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر

(اقبال)

فقیر اس سعی کو جنابِ بوتراب ، بائے بسم اللہ بابِ شہرِ علم ، مولودِ کعبہ ، شہیدِ مسجد ، فاتحِ خیبر ، شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بنائے لا الٰہ راکبِ دوشِ مصطفٰی شہیدِ کرب و بلا جناب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے گرامی سے منسوب کرتا ہے ۔ کہ اوّل الذکر کی قضائے نماز کی ادائیگی کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی دُعا سے ڈوبا ہوا سورج دوبارہ آسمان پر اس آب و تاب سے چمکا کہ نمازِ عصر کا وقت ہوگیا ۔ اور آخر الذکر نے تپتے ہوئے ذرّاتِ صحرائے کرب و بلا پر ذبحِ عظیم کی تفسیر فرماتے زیرِ تیغ نماز ادا کرکے وہ انمٹ نقوش ثبت فرمائے جن کی مثال تاریخ پیش کرنے سے تا قیامِ قیامت قاصر رہے گی ۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف ۔

فقیر قاری محمد مشتاق صابری

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ

دیباچہ

حضرت علّامہ سیّد جمیل الرحمٰن چشتی صابری
ایم۔اے عربی و اسلامیات ۔چشتیہ آباد۔ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ق

پابندی کرو سب نمازوں کی اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی۔

سرخرو آفاق میں وہ رہنما مینار ہیں
روشنی سے جنکی ملاحوں کے بیڑے پار ہیں

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام پر جب بھی ابتلاء کا دور آیا یا طاغوتی قوتوں نے اجتماعی یا انفرادی طور پر اسلام کے دامن کو داغدار کرنے کی کوشش کی تو تاریخ شاہد ہے کہ وہی شمع رسالت کے پروانے میدانِ عمل میں کودے جن کے سینے عشق خدا و محبّت مُصطفٰی سے لبریز تھے ایک نہیں ہزاروں واقعات موجود ہیں ۔لیکن عملی میدان میں ہم بہت پیچھے جا چکے ہیں ۔ حالانکہ اتباعِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی محبّت کا معیار ہے ۔آپؐ کی اداؤں پر عمل پیرا ہو کر ہی دنیوی و اُخروی ثمرات سے ہم بہرہ ور ہو سکتے ہیں ۔لیکن وہ پانچ بنیادی ارکان جن پر اسلام کی بنیاد ہے ۔ ان کے عملی پہلوؤں کی طرف ہماری توجہ نہ ہونے کے برابر ہے ۔ اسلام کی طرف سے ایک مسلمان پر روزانہ جو پہلا فرض عائد ہوتا ہے جس کی اہمیت قرآن و سُنّت سے واضح ہے وہ نماز ہے لیکن ہمارے معاشرے کی اکثریت نماز نہیں پڑھتی اس کی دو بڑی وجوہات ہیں :

۱۔ نماز کا زبانی یاد نہ ہونا۔

۲۔ نماز کی اہمیت سے بہرہ ور نہ ہونا۔

نماز زبانی یاد نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ نماز عربی زبان میں ہے اور ہماری زبان عربی نہیں۔ عربی زبان کا ہمارے پاس سب سے بڑا منبع قرآنِ مجید ہے اور مسلمانوں کی اکثریت قرآنِ مجید پڑھنا نہیں جانتی۔ گو نماز میں بعض عبارات قرآنی نہیں ہیں لیکن چونکہ وہ عبارات عربی زبان میں ہیں اس لئے ان کے الفاظ قرآنی ہیں اور قرآنِ مجید کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ۝

اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

قرآنِ مجید کے اس دعوے کو سامنے رکھتے ہوئے آج سے تقریباً بینسٹھ سال قبل ایک مردِ مجاہد میدانِ عمل میں آیا اور تعلیم القرآن کے فروغ کے لئے آسان قواعد و ضوابط تلاش کرنے میں سرگرم عمل ہوگیا اور ان قواعد و ضوابط کو مرتّب کرکے قاعدہ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰن کی صورت میں منظرِ عام پر لایا۔ اس قاعدہ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰن کی بدولت لاکھوں مسلمانوں نے قرآنِ مجید کو صحیح تلاوت کرنا سیکھا اور سیکھ رہے ہیں۔

اس کے بعد اُن کو یہ احساس شدّت کیساتھ تھا کہ وہ مسلمان جو کسی نہ کسی وجہ سے بچپن میں قرآنِ مجید نہیں پڑھ سکتے وہ بقیہ عمر اِس نعمتِ عظمیٰ سے ہمیشہ کے لئے محروم رہتے ہیں لیکن بحیثیت مسلمان ان کے دل میں یہ جذبہ موجزن رہتا ہے وہ کسی طرح سے قرآنِ مجید کی صحیح تلاوت کرنا سیکھ لیں۔ چنانچہ ان احباب کے لئے جناب قاری محمد اسماعیل افضل مرحوم و مغفور نے ایک طریقۂ تعلیم چالیس۴۰ روزہ قاری کورس کے نام سے مرتّب فرمایا۔ اِس طریقۂ تعلیم سے

رِجَالٌ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ۝ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۝ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ

بلا تخصیص لاکھوں مسلمان مستفیض و مستفید ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

زیر نظر نماز کی کتاب جناب قاری محمد اسماعیل افضل کے شاگرد رشید اور تعلیمی جانشین جناب قاری محمد مشتاق نے اسی طریقۂ تعلیم کے اصولوں کے مطابق سپرد قلم کی ہے تاکہ وہ حضرات جو عربی زبان سے ناآشنا ہیں جسکی وجہ سے وہ نماز یاد نہیں کر سکتے اور نماز نہ یاد ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے۔ ان کیلئے یہ کتاب یقیناً نماز یاد کرنے کیلئے ممد و معاون ثابت ہوگی کیونکہ وہ عربی کو اپنی مادری زبان میں پڑھیں گے۔ اور اس طرح بڑی آسانی کے ساتھ نماز یاد کرکے نماز کی ادائیگی میں آسانی محسوس کریں گے۔

چالیس[1] روزہ قاری کورس کے قواعد و ضوابط کا مختصر خلاصہ جناب قاری صاحب نے توجہ فرمائیے کے عنوان کے تحت سپرد قلم کیا ہے۔ جو آپ کو نماز یاد کرنے کے سلسلے میں رہنمائی کرے گا۔

زیر نظر کتاب میں نماز کے چند ضروری مسائل اور نماز کی اہمیت پر ایک مقالہ بھی شامل ہے۔ کیونکہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے اکثر نمازی حضرات نماز کی اہمیت و مسائل سے ناآشنا ہیں جس کی وجہ سے وہ نماز ادا کرتے وقت کوتاہی کرتے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ پس خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے لوگ جن کے نزدیک نماز کی کوئی اہمیت نہیں۔ نماز ادا ہو گئی تو ہو گئی۔ نہ ہوئی تو انہیں ذرا دکھ نہیں۔ یا نماز پڑھتے تو ہیں لیکن صحیح وقت پر ادا نہیں کرتے

---

[1] مسائل کے مسودے کو میں نے اور جناب مولانا عبدالعلیم سیالوی صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور نے بغور دیکھا ہے۔ تمام مسائل درست ہیں۔ (سید محمد جمیل الرحمٰن)

یونہی بیٹھے گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور جب وقت ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو تیزی سے اُٹھتے ہیں۔ تین چار ٹھونگے مار کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک نماز مسلمانوں پر فرض ہے اپنے مقررہ اوقات پر۔
دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز پڑھنے کی کماحقہٗ توفیق عطا فرمائے۔
آمین۔

مزید دُعا ہے کہ اللہ پاک سرکارِ مدینہ کے طفیل عزیزم قاری محمد مشتاق صاحب کی اس مخلصانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائیے۔ اور مسلمان زیرِ نظر کتاب سے تا قیامِ قیامت مستفیض ہوتے رہیں۔

آمین ثم آمین

سید محمد جمیل الرحمٰن

چشتیہ آباد کامونکی ضلع گوجرانوالہ

۱۲-۷-۸۲

نماز کی اہمیّت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مبعوث ہوئے تو توحید کے بعد سب سے پہلا حکم جو آپ کو ملا وہ نماز ہی کا تھا۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ۝ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ۝ اے چادر لپیٹنے والے۔ اُٹھیے اور (لوگوں کو) ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔

اَللہ جَلَّ شَانُہٗ کا یہ حکم ہی نماز کی بنیاد ہے اس کے بعد رفتہ رفتہ نماز تکمیل کے مدارج طے کرتی ہوئی اس نقطہ پر پہنچ گئی جو روحانی معراج کی آخری سرحد ہے قُرآنِ پاک کی تصریح کے مطابق دنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس نے اپنی اُمت کو نماز کی تعلیم نہ دی ہو اور اس کی تاکید نہ کی ہو۔ خصوصًا ملّتِ ابراہیمیؑ میں تو اس کی حیثیت سب سے نمایاں ہے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت لُوطؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقُوبؑ، حضرت لقمانؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت زکریاؑ، ان سب جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کے متعلق قُرآنِ مجید نے بتایا ہے کہ یہ سب کے سب نماز پڑھتے تھے، اپنے اہل وعیال اور اپنی قوم کو نماز کا حکم دیتے تھے۔

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان (روزہ حج، زکوٰۃ) کا حکم زمین پر حضرت جبرائیلؑ امین کی وساطت سے نازل ہوا مگر نماز جیسی اہم چیز کیلئے وساطت گوارہ نہ کی بلکہ شبِ معراج ساتوں آسمانوں اور عرش وکرسی کے اوپر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بُلا کر اس کا حکم فرمایا۔ پھر حضرت جبرائیل امینؑ نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور اُن کے اوقات کی تعلیم دی۔

نماز اسلام کا سب سے اہم واکرم فریضہ ہے۔ عبادات میں سب سے اشرف

وافضل نماز ہی ہے قرآنِ پاک میں تقریباً سو سے زائد مرتبہ نماز کی تعریف اس کی بجاآوری کی تاکید آئی ہے اور اس کی ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا ترک کفر کی نشانی بتائی گئی ہے۔ یہ وہ فرض ہے جو اسلام کے ساتھ ساتھ پیدا ہُوا اس کی تکمیل اُس شبستان قدس میں ہوئی جس کو معراج کہتے ہیں۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ (پ۲۱)

اور نماز قائم کرو اور مُشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

اِس آیتِ مبارکہ سے ایک تو توحید و ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ثابت ہوئی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ترکِ نماز سے کفر و شرک میں گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ جب دل کی کیفیت کو بیرونی اعمال کے ذریعے بڑھایا نہ جائے تو خود اس کی کیفیّت (ایمان) کے زائل ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ہمیشہ خاص طور سے نماز پر زور دیا اور اس کے تارک کے متعلق شرک وکفر کا ڈر ظاہر فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوائے نماز کے۔ بہت سی ایسی حدیثیں موجود ہیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے۔ اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرات فاروق اعظمؓ عبدالرحمٰن بن عوفؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، جابر بن عبداللہؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوہریرہؓ، ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا۔ بعض آئمہ کرام مثلاً امام احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ، عبداللہ بن مبارکؒ اور امام نخعیؒ کا بھی یہ ہی مسلک ہے البتہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و دیگر آئمہ کرام نیز کثیر صحابہ کرام تارک صلوٰۃ کی تکفیر نہیں کرتے مگر کیا یہ کم ہے کہ کئی ایک جلیل القدر حضرات کے نزدیک تارک الصلوٰۃ کافر ہے۔

ہر مکلف یعنی عاقل و بالغ پر نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔

جو قصداً نماز چھوڑ دے اگرچہ ایک ہی وقت کی ہو فاسق ہے۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے۔ حتّٰی کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ بلکہ آئمہ ثلاثہ حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔

(درّ مختار)

حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے نماز کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں بے نماز سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے نماز کو قرضہ نہ دو جو شخص قرض خداوندی کی پرواہ نہیں کرتا وہ تیرے قرض کی کیا پرواہ کرے گا۔

نماز خالص بدنی عبادت ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ بچّہ کی عمر جب سات سال ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب عمر دس برس ہو جائے اور نہ پڑھے تو سختی سے پڑھائی جائے۔

حدیث کی کتابوں میں نماز کے بارے میں بہت ہی تاکید اور بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ ان سب کا احاطہ کرنا مشکل ہے تبرکاً چند احادیث کا صرف ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

۱۔ حضور کا ارشاد ہے اللہ جل شانہ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا

۲۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

۳- آدمی اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

۴- اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دِل کو فارغ کر کے اوقات اور مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔

۵- نماز افضل جہاد ہے۔

۶- اللہ تعالیٰ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔

۷- سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔

۸- جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اللہ جلّ شانہ کے اور اس نمازی کے درمیان پردے ہٹ جاتے ہیں۔

۹- نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے (اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہی رہے تو پھر دروازہ کھلتا ہی ہے)

۱۰- نماز کا مرتبہ دین میں ایسے ہے جیسے سر کا درجہ ہے بدن میں۔

۱۱- نماز دِل کا نور ہے۔ جو اپنے دِل کو نورانی بنانا چاہے (نماز کے ذریعے) بنالے۔

۱۲- جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہیہ اس کی طرف متوجّہ ہو جاتی ہے۔

حق یہ ہے کہ نماز ایسی بڑی دولت ہے کہ اس کی قدر وہی کر سکتا ہے جس کو اللہ جل شانہ نے اس کا مزہ چکھا دیا ہو اسی دولت کی وجہ سے حضور نے اپنی آنکھ کی ٹھنڈک اسی میں فرمائی اور اسی لذت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رات کا اکثر حصّہ نماز ہی میں گذار دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے وصال شریف کے موقع پر خصوصًا نماز کی وصیّت فرمائی اور اس کے اہتمام کی تاکید فرمائی۔

توجّہ فرمائیے

زیرِ نظر نماز کی کتاب سے پوری طرح فائدہ اُٹھانے کے لئے درجِ ذیل معروضات کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

چالیس۴۰ روزہ قاری کورس جس کا ذکر دیباچہ میں کیا گیا ہے کے طریقۂ تعلیم کی بنیاد درج ذیل تین اُصولوں پر ہے:

۱- قرآنی عربی کے حُروفِ تہجّی کی تعداد صرف اٹھائیس۲۸ ہے۔

۲- قُرآنِ مجید کے الفاظ ادا کرنے میں جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں اُن کی تعداد صرف پانچ ہے۔

۳- قُرآنِ مجید میں جس حرف پر حرکت نہیں ہوتی وہ پڑھا نہیں جاتا۔ سوائے الف "ا" کے جبکہ اس سے پہلے والے حرف پر زبر ـَ اور بعد والے حرف پر حرکت ہو۔

حرکات کی کل تعداد نو(۹) ہے

زبر ـَ زیر ـِ پیش ـُ کھڑا زبر ـٰ ، کھڑا زیر ـٖ ، الٹا پیش ـٗ
دو زبر ـً ، دو زیر ـٍ ، دو پیش ـٌ

اِس کے ساتھ چار علامات ہیں:

جزم ـْ شدّ ـّ چھوٹا مدّ ـٓ بڑا مدّ ـٓ

حرکات اور علامات میں یہ فرق ہے کہ جس حرف پر حرکت ہو وہ حرف خود آواز دیتا ہے۔ اور جس حرف پر علامت ہو وہ حرکت والے حرف کے ساتھ مل کر آواز دے گا۔

اس کی مکمل تشریح کے لئے کتاب بنام "چالیس۴۰ روزہ قاری کورس" کا مطالعہ فرمائیں۔ مختصر تشریح اگلے صفحہ پر بیان کی جاتی ہے

زبر ـَـ

اَب تَب جَب سَب کَب رَب دَب

اِن لفظوں کے ساتھ "ب" نہ پڑھی جائے۔" اَ تَ جَ سَ کَ رَ دَ" ہی پڑھا جائے تو یہ زبر کی آواز ہے۔

زیر ـِـ

اِس کِس جِس بِس حِس مِس

اِن لفظوں کے ساتھ "س" نہ پڑھا جائے۔

"اِ کِ جِ بِ حِ مِ" ہی پڑھا جائے تو یہ زیر کی آواز ہے۔

پیش ـُـ

جُل غُل فُل قُل - اُن بُن سُن۔

اِن لفظوں کے ساتھ "ل" اور "ن" نہ پڑھا جائے

جُ غُ فُ قُ اُ بُ سُ ہی پڑھا جائے تو یہ پیش کی آواز ہے۔

کھڑا زبر ـٰـ

اُردو زبان میں الف "ا" پر مدّ (ـٓـ) اور باقی حُروف میں حرف کے ساتھ الف "ا" مِل کر جو آواز دیتے ہیں قُرآنِ کریم میں وہی آواز کھڑا زبر (ـٰـ) دیتا ہے۔

اٰ بٰ جٰ ذٰ سٰ اِن کی آواز اُردو میں آ با جا دا سا کے برابر ہے۔

اِس کے علاوہ کھڑا زبر (ـٰـ) مساوی ہے۔

نمبر۱ زبر (ـَـ) اور نمبر۲ الف "ا" کے مجموعے کے یعنی حرف پر کھڑا زبر (ـٰـ) ہو یا حرف پر زبر (ـَـ) اور اس کے ساتھ خالی الف "ا" تو دونوں کی آواز ایک ہی ہوتی ہے۔ مثلاً

بٰ = بَ + ا = بَا ❖ جٰ = جَ + ا = جَا

ذٰ = ذَ + ا = ذَا ※ سٰ = سَ + ا = سَا

کھڑا زیر (ـٖ)

کھڑے زیر (ـٖ) کی آواز اُتنی ہی ہوگی جتنی اُردو زبان میں زیر (ـِ) اور "ی" مل کر دیتے ہیں۔

مثلاً بٖ دٖ جٖ سٖ کی آواز بِی جِی دِی سِی کی طرح ادا ہوگی۔

اس کے علاوہ کھڑا زیر (ـٖ) مساوی ہے نمبر(۱) زیر (ـِ) نمبر(۲) "ی" یا نمبر(۳) جزم (ـْ) کے مجموعے کے یعنی حرف کے نیچے کھڑا زیر (ـٖ) ہو اسکی آواز وہی ہوتی ہے جو حرف کے نیچے زیر (ـِ) اور اس کے ساتھ یا "ی" مجزوم (ـْ) مل کر دیتے ہیں۔ مثلاً

بٖ = بِ + یْ = بِیْ ※ جٖ = جِ + یْ = جِیْ

سٖ = سِ + یْ = سِیْ ※ قٖ = قِ + یْ = قِیْ

اُلٹا پیش (ـٗ)

اُلٹا پیش (ـٗ) اُتنی ہی آواز دے گا جتنی آواز اُردو زبان میں حرف پر پیش (ـُ) اور اس کے ساتھ وْ (واؤ) مل کر دیتے ہیں۔ مثلاً

بٗ جٗ دٗ سٗ لٗ وغیرہ ان کی آواز اُردو زبان میں بُو جُو دُو سُو اور لُو کی طرح ادا ہوگی۔

اس کے علاوہ اُلٹا پیش (ـٗ) مساوی ہے نمبر(۱) پیش (ـُ) نمبر(۲) وْ (واؤ) اور نمبر(۳) جزم (ـْ) کے مجموعے کے یعنی حرف پر اُلٹا پیش (ـٗ) ہو تو اُس کی آواز وہی ہوتی ہے جو حرف پر پیش (ـُ) اور اس کے ساتھ "وْ" واؤ مجزوم مل کر دیتے ہیں۔ مثلاً

بٗ = بُ + وْ = بُوْ ※ حٗ = حُ + وْ = حُوْ

فٗ = فُ + وْ = فُوْ ※ لٗ = لُ + وْ = لُوْ

دو زبر (ــً) دو زیر (ــٍ) دو پیش (ــٌ)

دو زبر
(ــً)

کسی حرف پر دو زبر (ــً) ہوں تو اسے اِس طرح پڑھا جائے گا جیسے اُس پر زبر (ــَ) ہے اور اُس کے بعد جزم والا نون (نْ) جیسے

بً = بَنْ   جً = جَنْ   دً = دَنْ

مً = مَنْ   نً = نَنْ   وً = وَنْ

دو زیر (ــٍ)

کسی حرف کے نیچے دو زیر (ــٍ) ہوں تو اسے اِس طرح پڑھا جائیگا جیسے اُس کے نیچے زیر (ــِ) ہے اور اس کے بعد جزم والا نون (نْ) جیسے

اٍ = اِنْ   تٍ = تِنْ   جٍ = جِنْ

دٍ = دِنْ   حٍ = حِنْ   کٍ = کِنْ

دو پیش (ــٌ)

کسی حرف پر دو پیش (ــٌ) ہوں تو اسے اس طرح پڑھا جائیگا جیسے اُس پر پیش (ــُ) ہے اور اس کے بعد جزم والا نون (نْ) جیسے

اٌ = اُنْ   سٌ = سُنْ   فٌ = فُنْ

قٌ = قُنْ   دٌ = دُنْ   یٌ = یُنْ

چھوٹا مدّ ٓ اور بڑا مدّ ٓ

کھڑا زبر (ٰ) کھڑا زیر (ٖ) اُلٹا پیش (ٗ) یا زبر (َ) کے ساتھ الف "ا" مثلاً بٰ بَا۔ تٰ تَا۔ ثٰ ثَا۔ زیر (ِ) کے ساتھ "یا" ساکن (یْ) مثلاً بٖ بِیْ۔ تٖ تِیْ۔ ثٖ ثِیْ۔ پیش (ُ) کے ساتھ وَاؤ ساکن "وْ" بٗ بُوْ۔ ثٗ ثُوْ۔ پر چھوٹا مدّ (ٓ) لکھ دیا جائے تو یہ آواز دوگنی ہو جائے۔ اور اگر ان کے ساتھ بڑا مدّ (ٓ) لکھ دیا جائے تو یہ آوازیں چوگنی ہو جائیں گی۔

کھڑا زبر (ٰ) کھڑا زیر (ٖ) اُلٹا پیش (ٗ) یا زبر (َ) کیساتھ الف "ا" زیر (ِ) کیساتھ ساکن (یْ) اور پیش (ُ) کے ساتھ وَاؤ ساکن (وْ) کو طریقۂ تعلیم چالیس روزہ قاری کورس میں پوری آوازیں کہتے ہیں۔ اِن کو پڑھنے کے لئے جتنا وقت صرف ہوتا ہے اس سے دوگنا وقت اُس حرف کو ادا کرنے میں صرف ہوگا۔ جس پر چھوٹا مدّ (ٓ) ہوگا۔ کیونکہ یہ دوگنی آواز ہے۔ اور اس سے چوگنا وقت اُس حرف کو ادا کرنے میں صرف ہوگا جس پر بڑا مدّ ہوگا۔ کیونکہ یہ آواز چوگنی ہے۔

جزم ْ اور شدّ ّ

جس حرف پر جزم (ْ) یا شدّ (ّ) ہو وہ حرف اپنے سے پہلے حرکت والے حرف کے ساتھ مِل کر پڑھا جائے گا۔ جزم (ْ) اور شدّ (ّ) والے حرف سے پہلے حرف پر حرکت عام طور پر زبر (َ) زیر (ِ) اور پیش (ُ) کی ہوگی۔ مسلسل عبارت میں جس حرف پر شدّ (ّ) ہوگا اس پر مزید حرکت ضرور ہوتی ہے۔ اِس لئے وہ ایک دفعہ شدّ کے ساتھ اور دوسری دفعہ اس حرکت کے ساتھ جو اس پر لکھی ہوگی پڑھا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آوازیں بناتے وقت حرف مشدّد کو دو دفعہ لکھا گیا ہے۔ ایک دفعہ شدّ (ّ) کے ساتھ دوسری دفعہ اس حرکت

کے ساتھ جو اُس پر ہے۔ پڑھتے وقت حرفِ مشدّد (ــّـ) ایک دفعہ اپنے سے پہلے حرکت والے حرف کے ساتھ مل کر پڑھا جائے گا۔ اور دوسری دفعہ حرکت کے ساتھ۔

جزم اور شدّ کی ادائیگی میں فرق

عام طور پر شدّ اور جزم کی آواز کو برابر بتایا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک شدّ اور جزم کی آواز میں بڑا واضح فرق ہے۔ مثلاً اَلْحَمْدُ میں پہلی آواز (اَلْ) جزم کی ہے۔ اور اَللّٰہُ میں پہلی آواز (اَلّ) شدّ کی ہے۔ ان دونوں لفظوں کی ادائیگی جب آپ کریں گے تو (اَلْ) میں نوک زبان تالو سے لگ کر ہٹ جائیگی۔ کیونکہ اَعضائے صوت اس کے بعد والے حرف (ح) کی ادائیگی کریں گے۔ یہ بات جاننا چاہیے کہ لام (ل) کا مخرج نوک زبان اور تالو ہے۔ جبکہ (ح) کا مخرج گلے کا درمیان ہے۔ اس لئے کہ اَعضائے صوت نے (ل) کو ادا کرنے کے بعد (ح) کو ادا کرنا ہے۔ جبکہ لام (ل) اور ح کے درمیان خاصا فاصلہ ہے۔

لیکن جب آپ (اَلّ) کہیں گے تو نوک زبان تالو سے لگی رہے گی واپس نہیں آئیگی۔ وہیں سے (ل) لا کی آواز نکالی جائے گی۔

اس لئے حرفِ مشدّد کی ادائیگی کے لئے اَعضائے صوت آپس میں ملے رہیں گے اور جزم والے حرف کی ادائیگی کے لئے اَعضائے صوت آپس میں مل کر کھل جائیں گے۔

جزم والے یا "یْ" اور وَاوْ "وْ" سے پہلے زبر والا حرف

جزم والے یا "یْ" اور وَاوْ "وْ" سے پہلے جب زبر والا حرف ہوتا ہے تو ان آوازوں کو "لین" کی آوازیں کہتے ہیں۔ اس لئے اُن کی آوازیں تقریباً اسی طرح ادا ہوں گی جسطرح اُردو میں ساکن (ی) اور (و) اور ان سے پہلے زبر والا حرف ہوتا ہے جیسے خَیر۔ غَیر۔ سَیر۔ لَیل۔ بَیت۔ ان اُردو الفاظ میں جو آواز خَیْ۔ غَیْ۔ سَیْ

ئ۔ بَی کی ہے وہی آواز تقریباً اس حرف کی ہوگی۔ جس پر زبر (ــَـ) اور اس کے ساتھ جزم والا یا (یْ) ہو۔ اَور کَون۔ یَوم۔ قَوم۔ خَوف۔ اِن اُردو الفاظ میں جو آواز اَو کَو یَو فَو مَو کی ہے وہی آواز تقریباً اِس حرف کی ہوگی جس پر زبر (ــَـ) اور اس کے ساتھ جزم والا واؤ (وْ) ہو۔

نُون ساکن (نْ) کے بعد شدّ (ــّـ) والا یا (یّ) اور واؤ (وّ)

ساکن نون کے بعد جب شدّ والا یا (یّ) یا واؤ (وّ) ہو اور اُس نُون سے پہلے والا حرف زبر (ــَـ) زیر (ــِـ) اور پیش (ــُـ) والا ہو تو اس نُون کو غُنّہ پڑھا جائے گا۔ اور اُس نُون کی آواز تقریباً اُس نُون کی طرح ہوگی جو نُون اُردو زبان میں "گ" سے پہلے آتا ہے جیسے سنگ۔ جنگ۔ رنگ۔ تنگ۔ دنگ۔

شدّ والا واؤ (وّ) جب ادا ہوگا تو نیچے والا ہونٹ تھوڑا سا اندر کی طرف جھکے گا اور اُوپر کے سامنے والے دانت اس ہونٹ پر نرمی سے نرمی پر ملیں گے۔

شدّ والا "یّ" جب ادا ہوگا تو زبان کا پیٹ تالو کی طرف اُٹھے گا۔

قاری محمد مشتاق صابری

۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء بروز منگل بوقت ۲ بجے بعد دوپہر

بمقام قندیل انجینئیر۔ شاہ ابوالمعالی روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اَلّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ ط اَلّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ ط اَلّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ ط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا

اَلّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ ط اَشْ ہَ دُ اَلّ لَآ اِ لٰ ہَ اِلّ لَلّ

اللّٰہُ ط اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

لٰ ہُ ط اَشْ ہَ دُ اَلّ لَآ اِ لٰ ہَ اِلّ لَلّ لٰ ہُ ط

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اَشْ ہَ دُ اَنّ نَ مُ حَمّ مَ دَرّ رَ سُوْ لُلّ لٰ ہِ ط

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اَشْ ہَ دُ اَنّ نَ مُ حَمّ مَ دَرّ رَ سُوْ لُلّ لٰ ہِ ط

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط حَيَّ عَلَى

حَيْ يَ عَ لَصْ صَ لٰ ا ةْ ط حَيْ يَ عَ لَصْ

الصَّلٰوةِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط

صَ لٰ ا ةْ ط حَيْ يَ عَ لَلْ فَ لَا حْ ط

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط حَيْ يَ عَ لَلْ فَ لَا حْ ط	کے بعد صرف فجر کی اذان میں کہیں

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوةُ

اَصْ صَ لَا ةُ خَيْ رُمْ مِ نَنْ نَوْ مْ ط اَصْ صَ لَا ةُ

خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط خَيْ رُمْ مِ نَنْ نَوْ مْ ط	اور نماز کی تکبیر میں کہیں	**قَدْ** قَدْ

قَامَتِ الصَّلٰوةُ ط قَدْ قَامَتِ

قَا مَ تِصْ صَ لٰ ا ةْ ط قَدْ قَا مَ تِصْ

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ۞ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۞ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

اَلصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

صَ لٰ ہُ ط اَ لّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ ط اَ لّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَآ اِ لٰ ہَ اِ لّ لَّ لٰ ہُ ط

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ

اَ لّ لٰ ھُمْ مَ رَ بّ بَ ھٰ ذِ ھِدّ دَعْ وَ تِتّ

التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ

تَآمّ مَ ۃِ وَصّ صَ لٰ تِلْ قَآ ءِ مَ ۃِ اٰ تِ

مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ

مُ حَمْ مَ دَ نِلْ وَ سِیْ لَ ۃَ وَلْ فَ ضِیْ لَ ۃَ

68742

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ

وَدّ دَ رَ جَ تَرّ رَ فِيْ عَ ةَ وَ بْ عَثْ هُ

مَقَامًا مَّحْمُوْدَ اِۨلَّذِيْ

مَ قَا مَمّ مَحْ مُوْ دَ نِلّ لَ ذِيْ

وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ

وَ عَتّ تَ هٗ وَرْ زُقْ نَا شَ فَا عَ تَ هٗ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

يَوْ مَلْ قِ يٰ مَهْ ط اِنّ نَ كَ لَا تُخْ لِ فُلْ

الْمِيْعَادَ ○

مِيْ عَا دْ ○

رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار

حافظوا على الصلوت والصلوة الوسطى وقوموا لله قنتين ※ قد افلح المؤمنون ○ الذين هم في صلاتهم خشعون ※ ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر

۞ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قنتين ۞ قد افلح المؤمنون ○ الذين هم في صلاتهم خشعون ۞ ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نماز

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

سُبْ حَانَ كَلّ لٰ هُمّ مَ وَبِ حَمْ دِكَ

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

وَتَ بَا رَ كَسْ مُ كَ وَ تَ عَالٰ

جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

جَدّ دُ كَ وَ لَآ اِلٰ هَ غَيْ رُ كَ ط

تَعَوُّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

اَ عُوْ ذُ بِلّ لٰ هِ مِ نَشّ شَيْ طٰ نِرّ

بِسْمِ اللّٰهِ	تسمیہ
الرَّحِيْمِ ۝	

بِ سْ مِ لْ لَ هِ ۝ رَ حِيْ مْ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

رَحْ مَا نِرْ رَ حِيْ مْ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؒ

اَلْ حَمْ دُ لِلْ لَا هِ رَبْ بِلْ عَا لَ مِيْ نْ ۝

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ؒ مٰلِكِ

اَرْ رَحْ مَا نِرْ رَ حِيْ مْ ۝ؒ مَا لِ كِ

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

يَوْ مِدْ دِيْ نْ ۝ؕ اِيْ يَا كَ نَعْ بُ دُ

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ؕ اِهْدِنَا

وَ اِيْ يَا كَ نَسْ تَ عِيْ نُ ۝ؕ اِهْ دِ نَصْ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ○ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ

صِ رَا طَلْ مُسْ تَ قِیْ مَ ○ صِ رَا طَلْ

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ

لَ ذِیْ نَ اَنْ عَمْ تَ عَ لَیْ هِمْ غَیْ رِلْ

الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

مَغْ ضُوْ بِ عَ لَیْ هِمْ وَ لَضْ ضَآلْ لِیْ نَ ○

اٰمِیْنَ ○ | سُوْرَہ اِخْلَاص | قُلْ هُوَ

ا مِیْ نَ ○ قُلْ هُ وَلْ

اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ

لَ ہُ اَحَدْ ○ اَلْ لَ ہُصْ صَ مَدْ ○ لَمْ

یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَکُنْ

یَ لِدْ وَ لَمْ یُوْ لَدْ ○ وَ لَمْ یَ کُلْ

لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○	تسبیح رکوع
لَ ہٗ کُ فُ وً اَ حَدْ ○ اَل لٰ ہُ اَکْ بَرْ ط ○	

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ رکوع میں تین بار پڑھیں

سُبْ حَا نَ رَبْ بِ یَلْ عَ ظِیْ مْ ط

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط	تسمیع
سَ مِ عَلْ لٰ ہُ لِ مَنْ حَ مِ دَ ہٗ ط	

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	تحمید
رَبْ بَ نَا لَ کَلْ حَمْ دُ ط اَل لٰ ہُ اَکْ بَرْ ط	

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط	سجدہ کی تسبیح
سُبْ حَا نَ رَبْ بِ یَلْ اَعْ لٰ ط	

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ	تشہد	تین بار سجدہ میں پڑھیں
اَتْ تَ حِیْ یَا تُ لِلْ لٰ ہِ		

حفظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قٰنتین ○ قد افلح المؤمنون ○ الذین ھم فی صلاتھم خاشعون ○ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ط

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار

وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

وَصّ صَ لَ وٰ تُ وَطّ طَيّ يِ بٰ تُ اَسّ سَ لَا مُ عَ لَيْ كَ

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

اَيْ يُ هَنّ نَ بِيّ يُ وَ رَحْ مَ تُلّ لَا هِ وَبَ رَ كَا تُهٗ ط

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

اَسّ سَ لَا مُ عَ لَيْ نَا وَعَ لٰ عِ بَا دِلّ لَا هِصّ

الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

صٰ لِ حِيْ نَ ○ اَشْ هَ دُ اَلّ لَآ اِ لٰ هَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اِلْ لَلّ لَا هُ وَ اَشْ هَ دُ اَنّ نَ مُ حَمّ مَ دً

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ | درود شریف | اَللّٰهُمَّ

عَبْ دُ هٗ وَ رَ سُوْ لُهٗ ○ اَلّ لَا هُمّ مَ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ

صَلْ لِ عَ لٰ مُ حَمْ مَ دِنْ وَ عَ لٰٓ اٰ لِ

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

مُ حَمْ مَ دِ كَ مَا صَلْ لَيْ تَ عَ لٰٓ اِبْ رَا هِيْ مَ

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

وَ عَ لٰٓ اٰ لِ اِبْ رَا هِيْ مَ اِنْ نَ كَ حَ مِيْ دُمْ

مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

مَ جِيْ دٌ ۝ اَلْ لَا هُمْ مَ بَا رِكْ عَ لٰ مُ حَمْ مَ دِنْ

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

وَ عَ لٰٓ اٰ لِ مُ حَمْ مَ دِ كَ مَا بَا رَكْ تَ

عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

عَ لٰٓ اِبْ رَا هِيْ مَ وَ عَ لٰٓ اٰ لِ اِبْ رَا هِيْ مَ

رَبِّ	دُعا

اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ○

اِنَّ نَ کَ حَ مِیۡ دُمّ مَ جِیۡ دُ ○ رَ بِّ

اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ

بِجۡ عَلۡ نِیۡ مُ قِیۡ مَصۡ صَ لٰ ۃِ وَ مِنۡ

ذُرِّیَّتِیۡ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ○ ط

ذُ رۡ رِیۡ یَ تِیۡ رَبۡ بَ نَا وَتَ قَبۡ بَلۡ دُ عَآ ءِ ○ ط

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَ

رَبۡ بَ نَغۡ فِرۡ لِیۡ دَلِ وَا لِ دَ یۡ یَ وَ

لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ○

لِلۡ مُؤۡ مِ نِیۡ نَ یَوۡ مَ یَ قُوۡ مُلۡ حِ سَا بُ ○

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ ط

اَسۡ سَ لَا مُ عَ لَیۡ کُمۡ وَ رَحۡ مَ تُلۡ لَا ہِ ط

نماز کے بعد یہ پڑھیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ ط ۳۳ بار

سُبْ حَانَ لْ آ ہِ ط ۳۳ بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اَلْ حَمْ دُ لِلْ لٰ ہِ ط ۳۳ بار اَلْ لٰ ہُ اَکْ بَ رُ ط

نماز کے بعد کی دُعائیں

۳۴ بار

۳۴ بار

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی

رَبْ بَ نَا اٰ تِ نَا فِدْ

الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

دُنْ يَا حَ سَ نَ تَنْ وَ فِلْ اٰ خِ رَ ةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

حَ سَ نَ تَنْ وَ قِ نَا عَ ذَا بَنْ نَا رِ ۝

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ

اَلْ لٰ هُمْ مَ اِنْ نَا نَسْ ءَ لُ كَ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ※

(۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اَلْ لٰ هُمْ مَ اَنْ تَسْ سَ لَا مُ وَ مِنْ كَسْ

السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ

سَ لَا مُ وَ اِ لَیْ کَ یَرْ جِ عُسْ سَ لَا مُ

حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا

حَيْ يِ نَا رَبْ بَ نَا بِسْ سَ لَا مِ وَ اَدْ خِلْ نَا

دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

دَا رَسْ سَ لَا مِ تَ بَا رَكْ تَ رَبْ بَ نَا وَ

تَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○

تَ عَا لَيْ تَ يَا ذَلْ جَ لَا لِ وَلْ اِكْ رَا مِ ○

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ※ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ※ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

دُعَائے قُنُوت	اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ

اَ لّٰ لٰ هُمْ مَ اِ نّٰ نَا نَسْ تَ عِيْ نُ كَ

وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ

وَ نَسْ تَغْ فِ رُ كَ وَ نُؤْ مِ نُ بِ كَ وَ

نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ

نَ تَ وَ كْ كَ لُ عَ لَيْ كَ وَ نُثْ نِيْ عَ لَيْ كَلْ

الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ

خَيْ رَ وَ نَشْ كُ رُ كَ وَ لَا نَكْ فُ رُ كَ وَ

نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط

نَخْ لَ عُ وَ نَتْ رُ كُ مَنْ يَفْ جُ رُ كَ ط

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ

اَ لّٰ لٰ هُمْ مَ اِ يْ يَا كَ نَعْ بُ دُ وَ لَ كَ نُ صَلْ لِيْ

وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ

وَ نَسْ جُ دُ وَ اِ لَيْ كَ نَسْ عٰ وَ نَحْ فِ دُ

وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ

وَ نَرْ جُوْ رَحْ مَ تَ كَ وَ نَخْ شٰ عَ ذَا بَ كَ

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ○ ط

اِنْ نَ عَ ذَا بَ كَ بِلْ كُفْ فَا رِ مُلْ حِقٌ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ایمان مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

اٰ مَنْ تُ بِلّ لَا هِ وَ مَ لَآ ءِ كَ تِ هٖ

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

وَ كُ تُ بِ هٖ وَ رُ سُ لِ هٖ وَلْ يَوْ مِلْ اٰ خِ رِ وَلْ

الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ

قَ دْ رِ خَيْ رِ هٖ وَ شَرْ رِ هٖ مِ نَلّْ لٰ هِ

تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

تَ عَا لٰ وَلْ بَعْ ثِ بَعْ دَلْ مَوْ تِ ط

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا

اٰ مَنْ تُ بِلْ لٰ هِ كَ مَا

هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ

هُ وَ بِ اَسْ مَآ ءِ هٖ وَ صِ فَا تِ هٖ وَ قَ بِلْ تُ

جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ

جَ مِيْ عَ اَحْ كَا مِ هٖ اِقْ رَا رُمْ بِلْ لِ سَا نِ

وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

وَ تَصْ دِيْ قُمْ بِلْ قَلْ بِ ط

روزہ رکھنے کی نیّت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ

وَ بِ صَوْ مِ غَ دِنْ نَّ وَ يْ تُ

مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ؕ

مِنْ شَهْ رِ رَ مَ ضَانْ ؕ

روزہ کھولنے کی نیّت

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَكَ

اَلْ لٰ هُمْ مَ اِنْ نِىْ لَ كَ

صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ

صُمْ تُ وَ بِ كَ اٰ مَنْ تُ وَ عَ لَيْ كَ

تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ؕ

تَ وَكْ كَلْ تُ وَ عَ لٰى رِ زْ قِ كَ اَفْ طَ رْ تُ ؕ

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَ

سُبْ حَانَ ذِلْ مُلْ کِ وَلْ

الْمَلَکُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ

مَ لَ کُوْ تِ ط سُبْ حَانَ ذِلْ عِزْ زَ ةِ

وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ

وَلْ عَظْ مَ ةِ وَلْ هَیْ بَ ةِ وَلْ قُدْ رَ ةِ

وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط

وَلْ کِبْ رِ یَآ ءِ وَلْ جَ بَ رُوْ تِ ط

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ

سُبْ حَا نَلْ مَ لِ کِلْ حَیْ یِلْ لَ ذِیْ

لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ

لَا يَ نَا مُ وَ لَا يَ مُوْ تُ ط سُبْ بُوْ حٌ

قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

قُدْ دُوْ سُنْ رَبْ بُ نَا وَ رَبْ بُلْ مَ لٰ ءِ كَ ةِ

وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط

وَرْ رُوْ حِ ط اَلْ لَا هُمْ مَ اَ جِرْ نَا مِ نَنْ نَارِ ط

يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط ٥

يَا مُ جِيْ رُ يَا مُ جِيْ رُ يَا مُ جِيْ رُ ط ٥

دُرُوْدُ بَرْ سَيِّدِ عَالَمْ صَلٰوةُ بَرْ مُحَمَّدْ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ※ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ※ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۝

آيَةُ الْكُرْسِي

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ

اَ لّ لٰ هُ لَآ اِلٰ هَ اِلْ لَا هُوَ ۚ اَلْ حَيْ يُلْ

الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ

قَيْ يُوْمُ ۵ ۚ لَا تَا خُ ذُ هٗ سِ نَ تُنْ وَّ لَا نَوْ مٌ ط

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

لَ هٗ مَا فِسْ سَ مٰ وٰ تِ وَ مَا فِلْ اَرْ ضِ ط

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا

مَنْ ذَلْ لَ ذِيْ يَشْ فَ عُ عِنْ دَ هٗۤ اِلْ لَا

بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

بِ اِذْ نِهٖ ط يَعْ لَ مُ مَا بَيْ نَ اَيْ دِيْ هِمْ وَ

مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ

مَا خَلْ فَ هُمْ ۚ وَ لَا يُ حِيْ طُوْ نَ بِ شَيْ ءِمْ

مَنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ

مِنْ عِلْ مِ ہٖ اِلْ لَا بِ مَا شَآءْ ج وَ سِ عَ

كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَۚ وَ

كُرْ سِیْ یُ ہُسْ سَ مٰ وٰ تِ وَلْ اَرْ ضَ ج وَ

لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَهُوَ

لَا یَ ءُوْ دُہٗ حِفْ ظُ ہُ مَا ج وَ ہُ وَلْ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

عَ لِیْ یُلْ عَ ظِیْ مُ ۝

نماز جنازہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ

اَلْ لَا ہُ اَکْ بَرْ ط سُبْ حَا نَ کَلْ لَا ہُمْ مَ وَ

حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰة الوسطٰی وقوموا للہ قٰنتین ۞ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون ۞ ان الصلوٰة تنھٰی عن الفحشاء والمنکر
رجال لا تلھیھم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار ۞

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ

بِ حَمْ دِ كَ وَ تَ بَا رَ كَسْ مُ كَ وَ

تَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ

تَ عَا لٰ جَدْ دُ كَ وَ جَلْ لَ ثَ نَا ءُ كَ

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُمَّ

وَ لَآ اِ لٰ هَ غَيْ رُ كَ ط اَلْ لَا هُ اَكْ بَرُ ط اَلْ لَا هُمْ مَ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ

صَلْ لِ عَ لٰ مُ حَمْ مَ دِنْ وَّ عَ لٰٓ اٰ لِ

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ

مُ حَمْ مَ دِ كَ مَا صَلْ لَيْ تَ وَ سَلْ لَمْ تَ وَ

بَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى

بَا رَكْ تَ وَ رَ حِمْ تَ وَ تَ رَحْ حَمْ تَ عَ لٰٓ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

اِبْ رٰ هِيْ مَ وَ عَ لٰٓ اٰلِ اِبْ رٰ هِيْ مَ اِنْ نَ كَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

حَ مِيْ دُمْ مَ جِيْ دٌ ط اَلْ لَا هُ اَكْ بَرُ ط

بالغ کے لئے یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ

اَلْ لَا هُمْ مَغْ فِرْ لِ حَيْ يِ نَا وَ

مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

مَيْ يِ تِ نَا وَ شَا هِ دِ نَا وَ غَآ ءِ بِ نَا وَ صَ غِيْ رِ نَا

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ

وَ كَ بِيْ رِ نَا وَ ذَ كَ رِ نَا وَ اُنْ ثٰ نَا اَلْ لَا هُمْ مَ مَنْ

اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط

اَحْ يَيْ تَ هٗ مِنْ نَا فَ اَحْ يِ هٖ عَ لَلْ اِسْ لَا مِ ط

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى

وَ مَنْ تَ وَفْ فَيْ تَ هٗ مِنْ نَا فَ تَ وَفْ فَ هٗ عَ لَ

الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اِىْ مَا نِ ط اَلْ لَا هُ اَكْ بَرُ ط

لڑکے کی میت کیلئے یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا

اَلْ لَا هُمْ مَجْ عَلْ هُ لَ نَا فَ رَ طَنْ وَجْ عَلْ هُ لَ نَا

اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا

اَجْ رَنْ وَ ذُخْ رَنْ وَجْ عَلْ هُ لَ نَا شَا فِ عَنْ

وَّمُشَفَّعًا ط

وَ مُ شَفْ فَ عَا ط

لڑکی کی میت کے لئے یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ

اَلْ لَا هُمْ

اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا

مَجْ عَلْ هَا لَ نَا فَ رَ طَنْ وَجْ عَلْ هَا لَ نَا

اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً

اَجْ رَنْ وَ ذُخْ رَنْوَّ وَجْ عَلْ هَا لَ نَا شَا فِ عَ تَنْوَّ

وَّمُشَفَّعَةً ط

وَ مُ شَفّ فَ عَهْ ط

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

اَلّ لٰ هُمّ مَ صَلّ لِ عَ لٰ

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ

مُ حَمّ مَ دِنْوّ وَ عَ لٰٓ اٰ لِ مُ حَمّ مَ دِمْ بِ عَ دَ دِ

كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ۝ ط

كُلْ لِ ذَرْ رَ تِمْ مِ ءَ ةَ اَلْ فِ اَلْ فِ مَرْ رَ ةٍ ۝ ط

شش (٦) کلمے

اوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

لَآ اِلٰ هَ اِلْ لَلّ لٰ هُ مُ حَمّ مَ دٌ

رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

رَ سُوْ لُلّ لٰ هِ ؕ

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ

اَشْ هَ دُ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

اَلّ لَآ اِلٰ هَ اِلّ لَلّ لٰ هُ وَحْ دَ هٗ لَا

شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

شَ رِیْ كَ لَ هٗ وَ اَشْ هَ دُ اَنْ نَ مُ حَمّ مَ دً

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

عَبْ دُ هٗ وَ رَ سُوْ لُهٗ ؕ

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ

سُبْ حَا نَ

رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ یخافون یوما تتقلب فیه القلوب والابصار

حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین ● قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون ● ان الصلوٰۃ تنهیٰ عن الفحشاء والمنکر

اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا

لْ ہِ وَلْ حَمْ دُ لِلّ لٰ ہِ وَ لَآ اِ لٰ ہَ اِلّ

اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ

لَلّ لٰ ہُ وَلّ لٰ ہُ اَکْ بَرُ وَ لَا حَوْ لَ وَ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

لَا قُوْ وَ ةَ اِلّ لَا بِلّ لٰ ہِلْ عَ لِیّ یِلْ عَ ظِیْ مْ

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

لَآ اِ لٰ ہَ اِلّ لَلّ لٰ ہُ وَحْ دَ ہٗ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

لَا شَ رِیْ کَ لَ ہٗ لَ ہُلْ مُلْ کُ وَ لَ

الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ

ہُلْ حَمْ دُ یُحْ یِیْ دَ یُ مِیْ تُ وَ ہُ وَ

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط

حَیّ یُلّ لَا یَ مُوْ تُ اَ بَ دً اَ بَ دَا ط

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

ذُلْ جَ لَا لِ وَلْ اِکْ رَآ مِ ط

بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی

بِ یَ دِ ھِلْ خَیْ رُ ط وَ ھُ وَ عَ لٰ

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

کُلّ لِ شَیْ ءِ قَ دِیْ رُہ ط

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ

اَسْ تَغْ فِ رُلّ

اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ

لْ ہَ رَبّ بِیْ مِنْ کُلّ لِ ذَمْ بِ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ

اَذْ نَبْ تُ هٗ عَ مَ دً اَوْ خَ طَ ءً سِرْ رً اَوْ

عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

عَ لَا نِ يَ تَنْوّ وَ اَتُوْبُ اِلَيْ هِ مِ نَذّ ذَمْ بِلّ

الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ

لَ ذِيْ اَعْ لَ مُ وَ مِ نَذّ ذَمْ بِلّ

الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

لَ ذِيْ لَآ اَعْ لَ مُ اِنّ نَ كَ اَنْ تَ عَلّ لَا مُلْ

الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ

غُ يُوْ بِ وَ سَتّ تَا رُلْ عُ يُوْ بِ وَ غَفّ فَا رُذّ

الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

ذُ نُوْ بِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوّ وَ ةَ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۞ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۞ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اِلّ لَا بِلّ لَا هِلْ عَ لِيّ يِلْ عَ ظِيْ مْ ط

ششم کلمہ ردّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

اَلّ لٰ هُمّ مَ اِنّ نِيْٓ اَ عُوْ ذُ بِ كَ مِنْ

اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ

اَنْ اُشْ رِكَ بِ كَ شَيْ ءَنْ وَ اَنَ اَعْ لَ مُ بِهٖ

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ

وَ اَسْ تَغْ فِ رُ كَ لِ مَا لَآ اَعْ لَ مُ بِ هٖ تُبْ تُ

عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ

عَنْ هُ وَ تَ بَرْ رَاْ تُ مِ نَلْ كُفْ رِ وَشْ شِرْ كِ

وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَ

وَلْ كِذْ بِ وَلْ غِيْ بَ ةِ وَلْ بِدْ عَ ةِ وَنّ

النَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

نَ مِيْ مَ ةِ وَلْ فَ وَا حِ شِ وَلْ بُهْ تَا نِ

وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَ

وَ لْ مَ عَا صِيْ كُلْ لِ هَا وَ اَسْ لَمْ تُ وَ

اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَ قُوْ لُ لَآ اِلَا هَ اِلْ لَلْ لَا هُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

مُ حَمْ مَ دُرْ رَ سُوْ لُلْ لَا هِ ط

بِمَا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

سُورہ حشر کی آخری تین آیات کے فوائد و برکات

ترمذی میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝ اور اس کے بعد تین مرتبہ سورہ حشر کی آخری تین آیتیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورت تک پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرّر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے رحمت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر اس دن وہ مرگیا تو شہادت کی موت حاصل ہوگی۔ اور جس نے شام کو یہی کلمات تین مرتبہ پڑھ لئے تو یہی درجہ اس کو حاصل ہوگا۔ (مظہری)

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ السَّمِیۡعِ الۡعَلِیۡمِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝

اَعُوۡذُ بِلّ لٰ ھِسّ سَ مِیۡ عِلۡ عَ لِیۡ مِ مِ نَشۡ شَیۡ طٰ نِرۡ رَ جِیۡ مِ ۝

سُورہ حشر (اٹھائیسویں ۲۸ پارے) کی آخری تین آیات

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج

ھُ وَلّ لٰ ھُلّ لَ ذِیۡ لَاۤ اِلٰ ہَ اِلّ لَا ھُوَ ج

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّھَادَۃِ ج ھُوَ

عٰ لِ مُلۡ غَیۡ بِ وَشّ شَ ھَا دَ ۃِ ج ھُ وَرۡ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ

رَحْ مٰ نُرْ رَ حِيْ مُ ○ هُ وَلْ لٰ هُلّ

الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ

لَ ذِيْ لَآ اِلْ لٰ هَ اِلْ لَا هُوْ ج اَلْ مَ لِ كُلْ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ

قُدْ دُوْ سُسْ سَ لٰ مُلْ مُؤْ مِ نُلْ

الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط

مُ هَيْ مِ نُلْ عَ زِيْ زُلْ جَبْ بَا رُلْ مُ تَ كَبْ بِرُ ط

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

سُبْ حٰ نَلْ لٰ هِ عَمْ مَا يُشْ رِ كُوْ نَ ○

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

هُ وَلْ لٰ هُلْ خَا لِ قُلْ بَا رِ ئُلْ مُ صَوْ وِ رُ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ※ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ

لَ هُلْ اَسْ مَآ ئُلْ حُسْ نٰ ط يُ سَبْ بِ حُ لَ هٗ

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج

مَا فِسْ سَ مٰ وٰ تِ وَلْ اَرْ ضِ ج

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

وَ هُ وَلْ عَ زِيْ زُلْ حَ كِيْ مُ ○

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اپنی نماز کی ادائیگی کا طریقہ چیک کر لیجئے

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ۔ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ ○ (ترجمہ: کامیاب ہو گئے وہ اہل ایمان جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔)

یہ سورہ مومنون کی پہلی دو آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ اس کے بعد اہلِ ایمان کی چند دوسری صفات بیان فرمانے کے بعد آیت نمبر ۹ میں فرمایا کہ وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سورۂ معارج کی آیات نمبر ۱۹ تا ۳۵ میں بھی اہلِ ایمان کے کچھ اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں۔ یہاں آیات نمبر ۱۹ تا ۲۲ میں فرمایا کہ انسان کم ہمّت پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فزع کرنے لگتا ہے۔ اور جب اُسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ نمازی جو اپنی نمازوں میں برابر لگے رہتے ہیں۔ یہاں بھی سورہ مومنون کی طرح مومنین کی چند دوسری صفات کے بیان کے بعد آیت نمبر ۳۴ میں فرمایا کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

مسلمان اور نماز لازم و ملزوم ہیں

مندرجہ بالا دونوں مقامات کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نماز مومنین کی پہلی صفت کی حیثیت سے بھی بیان کیا گیا ہے اور آخری صفت کی حیثیت

سے بھی۔ گویا ایک مسلمان کی زندگی کی ابتداء بھی نماز ہے۔ اور انتہا بھی نماز۔ نماز مسلمانوں کی زندگی کا سنگِ بنیاد بھی ہے اور اس کی بلند ترین منزل بھی۔ بلکہ یہ کہنا بھی غیر مناسب نہ ہوگا کہ نماز مسلمانوں کے شہرِ زندگی کی ایک ایسی فصیل ہے جس نے پورے طور پر اس کی زندگی کا احاطہ کر رکھا ہے۔ سورۂ مومنون میں جہاں لفظ "اَلْمُؤْمِنُوْنَ" استعمال ہوا ہے وہاں سورہ معارج میں "اَلْمُصَلِّيْنَ" استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ بات سمجھائی گئی کہ مسلمان اور نماز لازم و ملزوم ہیں۔ مزید یہ کہ نماز کی روح یعنی خشوع کی اہمیت اس طرح واضح کی گئی ہے کہ سب سے پہلے اس کا ذکر فرمایا گیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی کھول دی گئی کہ اصل جان دوام اور محافظت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کی روشنی میں اگر ہم اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں تو یہ تلخ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کی ایک واضح اکثریت نماز سے بالکل غافل ہے۔ اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں اُن کی نماز مطلوبہ خشوع سے خالی ہے۔ ظاہری آداب کا پوری طرح خیال رکھنے والوں کی تعداد تو آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

نماز کی چوری سے بچیے

اگر آپ کسی مسجد میں چند نمازیوں کو نماز پڑھتے ہوئے بغور اُن کی حرکات اور سکنات کا جائزہ لیں تو آپ یہ نوٹ کریں گے کہ کچھ نمازی رکوع کرتے ہوئے ۱۲۰ درجے کا زاویہ بنا رہے ہیں اور کچھ ۴۵ درجے کا۔ کچھ نمازی آپ ایسے بھی دیکھیں گے جو سیمی سرکل بنا رہے ہوں گے یہ ساری صورتیں خلافِ سنت ہیں۔ رکوع کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے نماز میں ہمیں ایک مرتبہ سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے الفاظ کہنا ہوتے ہیں۔ اس عمل کو قومہ کہتے ہیں جو واجب ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ یہاں بہت سے لوگ محض ایک جھٹکا دینے پر اکتفا کرتے

ہیں ۔اس سے نماز خراب ہوتی ہے ۔اسی طرح دو سجدوں کے درمیان وقفہ کرنے کو جلسہ کہا جاتا ہے ۔ یہ بھی نماز میں واجب ہے ۔اس جلسے کا بھی کئی نمازی خیال نہیں کرتے ۔جس پر حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور ایسا کرنے والوں کو نماز کا چور قرار دیا ہے۔سجدہ میں جاتے ہوئے اکثر نمازی پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے ہیں اور بعد میں گھٹنے ۔ حالانکہ یہ طریقہ بھی خلافِ سُنّت ہے ۔کچھ نمازی جن میں بڑے پکّے نمازی بھی شامل ہیں آپ کو ایسے ملیں گے جو ایک رکعت مکمّل کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اُٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنی قمیص ضرور درست کرتے ہیں۔ حالانکہ دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا عملِ کثیر کہلاتا ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ۔

اگر آپ چند نمازیوں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ بہت سے نمازی اپنے دونوں پاؤں زمین سے اُٹھا لیتے ہیں ۔ حالانکہ ایسا کرنا مفسدِ نماز ہے ۔

اپنی حرکات و سکنات کنٹرول کیجئے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز پُورے خشوع اور مکمّل ظاہری آداب سے ادا کریں تو آپ کو نماز ایک ضابطہ کے تحت ادا کرنا ہوگی ۔جس طرح فوجی پریڈ کرتے ہوئے اپنے جسم کے مختلف حصّوں کی حرکات کو کنٹرول کرتے ہیں ، آپ کو نماز میں جسم کی حرکات کو کنٹرول کرنا ہوگا ۔

ہاتھوں کی انگلیوں کو تین حالتوں میں رکھا جاتا ہے ۔ ایک پوری طرح کھول کر دوسرے پوری طرح بند کرکے ۔ اور تیسرے نہ پوری طرح کھول کر اور نہ پوری طرح بند کرکے یعنی درمیانی حالت میں ۔ نماز میں تینوں حالتیں قائم کرنا ہوں گی ۔ نماز کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ سر سے پاؤں تک جسم کا ہر حصّہ ہر حال میں قبلہ شریف کی طرف

متوجہ رہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو خاص طور پر قبلہ شریف کی طرف متوجہ رکھنا ہوگا۔ جب آپ سجدہ کر رہے ہوں تو آپ کے پاؤں کی پوری دس انگلیاں قبلہ شریف کی طرف رہیں۔ جب آپ قعدہ اُولیٰ یا قعدہ اُخریٰ میں بیٹھے ہوں تو ہاتھ اس طرح رکھیں کہ ان کا رُخ زمین کی طرف ہونے کی بجائے قبلہ شریف کی طرف رہے یہ اس طرح ممکن ہے کہ جب آپ اپنے ہاتھ زانوؤں پر رکھیں تو وہ گھٹنوں سے نیچے نہ جائیں۔

اب ہم نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ مختصراً بیان کرتے ہیں۔

نماز سے پہلے اِن اُمور کی تسلّی کریں

نماز شروع کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل اُمور کی تسلّی کریں۔ یہ سب اُمور فرض ہیں۔ انہیں شرائط نماز بھی کہا جاتا ہے۔

ﺍ۔ یہ کہ آپ کا جسم ہر طرح کی نجاست سے پاک ہے اور آپ نے وضو کر لیا ہے

ب۔ یہ کہ آپ نے پاک صاف کپڑے پہن رکھے ہیں اور جسم کے ضروری حصے ڈھانپ لئے ہیں۔

ج۔ یہ کہ جس جگہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں وہ پاک ہے۔

د۔ یہ کہ آپ کا رخ ٹھیک قبلہ شریف کی طرف ہے

ح۔ یہ کہ آپ جو نماز پڑھ رہے ہیں اس کا وقت بھی ہے۔

د۔ یہ کہ آپ نے نماز کی نیّت کر لی ہے۔ نیّت دِل سے کرنا فرض ہے اور زبان سے مستحب۔

قدموں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ رکھیے

نماز پڑھنے کے لئے قبلہ رُخ اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کے دونوں قدموں

کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہو۔نماز میں کھڑے ہونا قیام کہلاتا ہے۔ جو کہ فرض ہے۔کسی شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔نفل نماز میں بیٹھ کر پڑھنے کی صرف اجازت ہے لیکن بہتر ہے کہ یہ بھی کھڑے ہو کر ادا کی جائے۔

تکبیرِ اُولیٰ کا اہتمام کیجئے

نماز کے لئے پہلی تکبیر تکبیرِ اُولیٰ کہلاتی ہے۔اسے ہم تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہوتی ہے اور جو باتیں نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔تکبیرِ اُولیٰ نماز میں فرض ہے۔کوشش کیجئے کہ آپ باجماعت نماز کی صورت میں امام صاحب کی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی (را) کے ساتھ اپنے الف کو ملا دیجئے۔اس کا بہت اجر ہے۔تکبیرِ اُولیٰ کے علاوہ نماز میں باقی سب تکبیریں تکبیراتِ انتقالی کہلاتی ہیں۔اور وہ سُنّت ہیں۔

تکبیرِ اُولیٰ کے دوران ہتھیلی کا رُخ قبلہ شریف کی طرف رکھیے

تکبیرِ اُولیٰ کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو درمیانی حالت میں رکھیں۔ آپ کی انگلیاں نہ پوری طرح کھلی ہوں اور نہ ہی پوری طرح بند۔آپ کی ہتھیلی کا رخ بھی قبلہ شریف کی طرف ہونا چاہیئے۔ دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح لے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر ہو جائیں۔تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھوں کا اُٹھانا اور قبلہ رُخ کرنا سُنّت ہے۔تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا سُنّت ہے۔اور آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا مستحب ہے۔

ہاتھ ناف کے نیچے باندھیئے

اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے باندھیئے۔نماز میں

ہاتھ باندھنا سُنّت ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے ظاہر پر آجائے۔ انگوٹھے اور چھنگلی کا حلقہ بنائیں اور باقی تینوں انگلیاں ہتھیلی کے اختتام پر آجائیں

ثنا

ہاتھ باندھ کر فوری طور پر ثنا یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آہستہ پڑھیے۔ ثنا پڑھنا سُنّت ہے۔ فرض، واجب اور سُنّت مؤکدہ نمازوں کی باقی تمام رکعتوں میں ثنا نہیں پڑھی جاتی۔ تاہم غیر مؤکدہ سُنّتوں اور نفل نمازوں کی تیسری رکعت میں ثنا پڑھی جائے گی۔ اگر آپ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو پہلی رکعت میں صرف ایک صورت میں آپ ثنا پڑھیں گے جبکہ امام نے ابھی الحمد شریف پڑھنا نہ شروع کی ہو۔ الحمد شریف پڑھنا شروع کر دی ہو تو آپ ثنا نہیں پڑھیں گے۔

باجماعت نماز میں تعوّذ اور تسمیہ نہ پڑھیں

اگر آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو ثنا کے بعد تعوّذ اور تسمیہ آہستہ آہستہ پڑھیں یہ دونوں سُنّت ہیں لیکن نماز باجماعت کی صورت میں تعوّذ اور تسمیہ بالکل نہ پڑھیں امام صاحب بہر حال تعوّذ اور تسمیہ آہستہ پڑھیں گے۔

سُورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جائیگی

تسمیہ کے بعد الحمد شریف پڑھی جائے گی۔ اگر آپ باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو مسلک حنفیہ کے مطابق فاتحہ صرف امام صاحب ہی پڑھیں گے اور مقتدی خاموشی سے سُنیں گے۔ لیکن اگر آپ انفرادی طور پر نماز پڑھ رہے ہوں تو آپ الحمد شریف بھی پڑھیں گے۔ الحمد شریف کا پڑھنا اور سننا واجب ہے۔ اور یہ ہر

رکعت میں پڑھی جائے گی۔ پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور آخری دو میں سُنّت۔

آمین ضرور کہیے

الحمد شریف میں ولا الضالین پڑھنے کے بعد آہستہ آمین ضرور کہیے۔ آمین کہنا سُنّت ہے۔

قرأت کن رکعتوں میں کی جائے گی الحمد شریف کے بعد قُرآنِ پاک کی تلاوت ہوگی جس کو قرأت کہتے ہیں۔ اس کی کم از کم مقدار تین ۳ چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت ہے۔ قرأت فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعتوں میں ہوگی۔ باقی رکعتوں میں نہیں۔ تاہم سُنّت اور نفل نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت ہوگی

رکوع میں ۹۰ درجے کا زاویہ بنائیے

قرأت کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیے۔ نماز میں رکوع فرض ہے۔ اس کے صحیح طریقے پر بہت کم لوگوں کا عمل ہے۔ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق رکوع کے درمیان نمازی کی کمر پر اگر پانی کا پیالہ بھر کر رکھ دیا جائے تو وہ نہ چھلکے۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ اگر آپ اپنا سر اور پیٹھ ایک سیدھ میں کر دیں اور پورے ۹۰ درجے کا زاویہ بنائیں۔ ۹۰ درجے کا زاویہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب بازوؤں پر پوری طرح دباؤ ڈالا جائے اور کسی قسم کی کوئی لچک نہ رہنے دی جائے رکوع میں کم از کم تین بار تسبیح رکوع سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھیے۔ یہ تسبیح تین بار پڑھنا سُنّت ہے۔ تین سے زائد مرتبہ طاق اعداد میں پڑھنا مستحب ہے۔

یہاں ۱۸۰ درجے کا زاویہ بنائیے رکوع کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے اور چند سیکنڈ

پورے اطمینان سے کھڑے رہیے۔ یہاں کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں اور اطمینان کو تعدیل۔ قومہ اور تعدیل نماز میں واجب ہیں اس قومہ کے دوران رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ؕ کے الفاظ کہیے۔ اگر آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ؕ کے الفاظ آپ کہیں گے ورنہ نہیں۔ قومہ سے فراغت کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیے

سجدہ میں جاتے ہوئے سب سے پہلے گھٹنے زمین پر لگائیں۔ پھر ہاتھ۔ پھر ناک اور سب سے آخر میں پیشانی زمین پر رکھیں۔ دوران سجدہ دونوں ہاتھوں ناک اور پیشانی پر پوری طرح دباؤ ڈالئے کہ وہ پوری طرح زمین پر لگ جائیں۔ اس دوران اس بات کا بھی اطمینان کیجئے کہ آپ کے دونوں پاؤں کی پوری دس انگلیاں قبلہ شریف کی طرف مڑ جائیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں پوری طرح آپس میں ملی ہوں۔ اور کہنیاں پیٹ سے الگ ہوں۔ نماز میں سجدہ فرض ہے۔ سجدہ میں کم از کم تین بار تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھیئے۔ یہ تسبیح تین بار پڑھنا سُنّت ہے۔ تین سے زائد مرتبہ طاق اعداد میں پڑھنا مستحب ہے۔

دو سجدوں کے درمیان آرام ضرور کیجئے

سجدہ سے اس طرح اُٹھیے کہ سب سے پہلے پیشانی زمین سے جُدا ہو۔ پھر ناک اور پھر ہاتھ۔ اب اطمینان سے دایاں قدم اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔ اور بایاں قدم اس طرح بچھائیں کہ خوب سیدھا ہو جائے۔ بیٹھ جائیں اور آرام کریں۔ اس آرام یعنی اطمینان کو تعدیل اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ جلسہ اور تعدیل دونوں واجب ہیں اس لئے چند سیکنڈ یہاں ضرور رکیئے اس کے بعد دوسرا سجدہ کریں۔ دوسرا سجدہ بھی فرض ہے اور اس کی تسبیح سُنّت۔

دوسرے سجدے کے بعد ہماری ایک رکعت مکمل ہو جائے گی۔ اب اللہ اکبر

حافظوا على الصلوت والصلوة الوسطى وقوموا لله قنتين ۝ قد افلح المؤمنون ۝ الذين هم في صلاتهم خشعون ۝ ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر
رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة يخافون يوما تتقلب فيه القلوب والابصار

کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے اُٹھئے۔ یہ تکبیر کہنا سنّت ہے۔

زمین پر ہاتھ رکھ کر مت اُٹھئے

ہمارا یہ اُٹھنا بھی سُنّت کے مطابق ہونا چاہیے۔ سُنّت طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالتے ہوئے اُٹھیں۔ زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا خلافِ سنّت ہے۔

اپنی قمیص درست نہ کیجئے

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب نمازی ایک رکعت کے بعد دوسری رکعت کے لئے اُٹھتے ہیں تو وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی قمیص وغیرہ ضرور درست کرتے ہیں۔ یہ بات نہ صرف خلافِ سُنّت ہے بلکہ نماز کو توڑنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ دونوں ہاتھوں سے جو کام کیا جائے اسے عملِ کثیر کہتے ہیں جو کہ مفسد نماز ہے۔

دوسری رکعت میں ہم بسم اللہ پڑھیں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے اور پہلی رکعت کی طرح قرأت کریں گے۔ اور اسی طرح ہم دوسری رکعت بھی مکمل کریں گے۔ دوسری رکعت کے بعد ہم قعدہ کے لئے بیٹھ جائیں گے۔ قعدہ کے لئے بیٹھتے وقت دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو اس طرح بچھا دیں کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں یہاں اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ آپ کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں رانوں پر اس طرح رہیں کہ وہ نہ پوری طرح ملی ہوئی ہوں اور نہ کھلی ہوئی۔ یعنی درمیانی حالت میں۔ اور اُن کا رُخ زمین کی طرف جھکنے کی بجائے قبلہ شریف کی طرف متوجہ رہے۔ اگر آپ چار رکعت پڑھنا چاہتے ہیں تو یہ قعدہ اُولیٰ ہوگا۔ دو رکعتوں کی صورت میں یہ قعدہ اُخریٰ ہوگا۔ قعدہ اُولیٰ واجب ہے اور قعدہ اُخریٰ بمقدار تشہد فرض۔

قعدہ اُولیٰ کی صورت میں آپ صرف تشہد پڑھیں گے یعنی عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ○ تک۔ اور تیسری رکعت کے لئے اُٹھ جائیں گے۔ تیسری رکعت کے لئے اُٹھتے ہوئے

اپنے رانوں پر دباؤ ڈال کر اُٹھیئے۔ زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھنا خلافِ سُنّت ہے۔ یہاں یہ بات دوبارہ نوٹ کیجیئے کہ آپ تیسری رکعت کے لئے اُٹھتے وقت اپنی قمیص وغیرہ کو درست نہیں کریں گے۔

اگر آپ فرض نماز پڑھ رہے ہوں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف تسمیہ اور الحمد شریف پڑھیں گے۔ سُنّتِ مؤکدہ کی صورت میں الحمد شریف کے بعد قرأت بھی پڑھی جائے گی۔ یاد رہے کہ نفلوں اور سُنّتِ غیر مؤکدہ کی تیسری رکعت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے شروع کی جائے گی اور قعدہ اُولیٰ میں تشہد، درود شریف اور دُعا بھی پڑھی جائے گی۔

قعدہ اُخریٰ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دُعا بھی پڑھیے۔ قعدہ اُخریٰ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔ درود شریف اور دُعا پڑھنا سُنّت ہے۔ اسکے بعد سلام پھیریئے۔ سلام پھیرنا واجب ہے سلام پھیرتے وقت "السّلام" کا لفظ کہنا واجب اور "علیکم" کا لفظ کہنا سُنّت ہے۔ پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرنا سُنّت ہے۔ سلام پھیرتے وقت اہتمام کیجیئے کہ آپ کی نگاہ آپ کے شانوں تک محدود رہے۔ اس طرح سلام پھیرنا مستحب ہے۔

یہ کام ہرگز نہ کیجیئے

دورانِ نماز مندرجہ ذیل کام ہرگز نہ کیجیئے۔ اِن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انہیں مفسداتِ نماز بھی کہتے ہیں۔

١۔ نماز میں کلام کرنا۔ چاہے قصداً ہو یا بھول کر۔ تھوڑا ہو یا بہت۔ ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

٢۔ سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے ارادے سے سلام یا تسلیم یا السلامُ علیکم یا اس جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔

۳- سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمکم اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔

۴- کسی بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ط کہنا یا کسی اچھی خبر پر الحمد للہ کہنا۔ یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا۔

۵- درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا۔

۶- اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔

۷- قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

۸- قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔ جس سے معنیٔ قرآن بدل جائیں۔

۹- عملِ کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

۱۰- کھانا پینا قصداً یا بھولے سے۔

۱۱- دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔

۱۲- قبلہ شریف کی طرف سے بلاعذر سینہ پھیر لینا۔

۱۳- ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۱۴- ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ستر کھلے رہنا۔

۱۵- درود شریف کے بعد کی دُعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے۔

۱۶- درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ حروف ظاہر ہو جائیں۔

۱۷- بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔

۱۸- امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہا۔

اِن کاموں سے پرہیز کیجیے

دورانِ نماز مندرجہ ذیل کاموں سے پرہیز کیجئے۔ ان سے نماز خراب ہوتی ہے۔

حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ۝ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۝ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ط

رِجَالٌ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ ۝

انہیں مکروہات نماز کہتے ہیں۔

۱۔ کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے بغیر پیچ دیئے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں۔ مونڈھوں پر ڈال لینا۔ اسے سدلِ ثوب کہتے ہیں۔

۲۔ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا اسے کفِ ثوب کہتے ہیں۔

۳۔ اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔

۴۔ معمولی اور بہت زیادہ میلے کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔

۵۔ منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے میں مشکل ہو۔ اور اگر قرأت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔

۶۔ سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

۷۔ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔

۸۔ بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹیا باندھنا۔

۹۔ کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۔ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا

۱۱۔ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا۔

۱۲۔ قبلہ شریف کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔

۱۳۔ کتے کیطرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینوں سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔

۱۴۔ سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا دینا مرد کے لئے مکروہ ہے تاہم عورت کے لیئے ایسا کرنا سُنّت ہے۔

۱۵۔ کسی ایسے آدمی کیطرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔

۱۶۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔

۱۷۔ بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔

۱۸۔ قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔

۱۹۔ آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگانے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں

۲۰۔ اکیلے امام کا ایک ہاتھ بھر اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور باقی سب مقتدیوں کا نیچے کھڑا ہونا اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

۲۱۔ ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔

۲۲۔ کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔

۲۳۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔

۲۴۔ آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔

۲۵۔ چادر یا اور کوئی کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔

۲۶۔ نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔

۲۷۔ پگڑی وغیرہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔

۲۸۔ سُنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

چالیس (۴۰) روزہ قاری کورس کے بارے میں اکابرین کی رائے

(۱) وقت کے اہم تقاضوں کے پیشِ نظر اور احباب کے پرزور اصرار پر قاری محمد مشتاق نے چالیس روزہ قاری کورس کو ترتیب دے کر قرآنِ مجید کی درس و تدریس کو آسان بنانے کی سعیِ جمیلہ کی ہے۔

(سید محمد صابر حسین چشتی صابری)

(۲) لوگ قرآنِ پاک کی تعلیم کیلئے اتنا وقت نہیں نکال سکتے جتنا پہلے نکال لیا جاتا تھا۔ اسلئے اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ تعلیم القرآن کا کوئی ایسا طریقہ تجویز کیا جائے جو سہل بھی ہو اور مختصر بھی۔ اس سلسلہ میں ایک مفید قدم مصنف قاعدہ یسرنا القرآن حضرت قاری محمد اسماعیل افضل مرحوم نے اُٹھایا تھا اور دوسرا قدم اُن کے ہونہار تلمیذ ارشد قاری محمد مشتاق صاحب نے چالیس روزہ قاری کورس مرتب کر کے اُٹھایا ہے۔ (پیر محمد کرم شاہ)

(۳) قاری محمد مشتاق صاحب نے اپنے طویل تعلیمی تجربے کے پیشِ نظر ایک جامع کتاب "چالیس روزہ قاری کورس" مرتب کی ہے۔ تعلیم القرآن کے اساتذہ اور تلامذہ کے لئے نہایت مفید اور وافر معلومات افزاء ہے۔ جس کی مدد سے قرآن حکیم کو صحیح پڑھنا اور پڑھانا نہایت آسان کردیا ہے۔

(مفتی محمد حسین صاحب نعیمی)

(۴) اس بات میں قطعاً مبالغہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس کتاب کو سمجھ کر خود پڑھ لے گا وہ اس کے بعد خود بغیر استاد کی مدد کے قرآنِ حکیم پڑھنا شروع کردیگا۔ (مولانا عبدالرحمٰن)

(۵) چالیس روزہ قاری کورس "کتاب" یا جس سنٹر میں یہ کلاس جاری ہو اس میں شمولیت دورِ حاضرہ میں غنیمت ہے۔ (قاری غلام رسول)

(۶) جو طریقہ قاری محمد اسماعیل افضل صاحب استعمال کرتے تھے اس کا مکمل بیان زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔ اور میں باور کرتا ہوں کہ جو اس کتاب کو سمجھ لے گا وہ چالیس روز میں قرآن پڑھانے کے قابل ہو جائے گا۔ (جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس)

(۷) قاری محمد مشتاق صاحب نے ایک کتاب چالیس روزہ قاری کورس تصنیف فرمائی اور بڑی محنت سے تیار کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی اُردو دان بڑے غور سے اس کتاب کو پڑھے تو قرآنِ مجید کا پڑھنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

(حافظ محمد صاحب گوندلوی)

(۸) نہ صرف یہ کہ یہ کتاب ناظرہ قرآنِ حکیم پڑھنے والوں کے لئے مفید ہے بلکہ جن لوگوں نے قرآنِ حکیم پڑھ بھی لیا ہو یہ کتاب اُن کے لئے بھی لاتعداد فوائد اپنے اندر رکھتی ہے۔ (ڈاکٹر امان اللہ خاں)

(۹) عزیزم قاری محمد مشتاق صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے فطرت سلیمہ سے نوازا ہے نے قرآن پاک کی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے جس محنت شاقہ سے زیرِ نظر کتاب "چالیس روزہ قاری کورس" ترتیب دی ہے میں ان کی اس محنت کو سلام کرتا ہوں اور اہل اسلام کیلئے اس کے نافع ہونے کی دعا بھی۔

(صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی)

(۱۰) یہ کتاب تسہیل تیسیر تعلیم القرآن کے موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔

(قاری خوشی محمد)

نسخۂ تحریر کردہ بہرِ قوم — آنکہ خواندہ مے شود در چہل یوم

بشیر حسین ناظم

اگر آپ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتے تو چالیس روزہ قاری کورس کا مطالعہ فرمائیں۔

چالیس (۴۰) روزہ قاری کورس کے بارے میں اخبارات کی رائے

خوبصورت ٹائیٹل کی حامل یہ کتاب قاری محمد اسماعیل افضل مرحوم کے شاگرد رشید قاری محمد مشتاق نے تحریر کی ہے۔ قاری محمد اسماعیل افضل کی شخصیت محتاج تعارف نہیں انھوں نے قاعدہ لیسرنا القرآن لکھ کر اور چالیس روزہ قاری کورس جاری کر کے دین اور مسلمانوں کی جو خدمت کی اس سے برصغیر کے اسلامی حلقے بخوبی آگاہ ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب دراصل انہی کے وضع کردہ چالیس (۴۰) روزہ قاری کورس کی تحریری شکل ہے۔ کوئی بھی اردو پڑھا لکھا شخص اس کورس کے ذریعہ خود ہی ناظرہ تلاوت قرآن صحت کے ساتھ کرسکتا ہے۔ مؤلف نے اپنے تجربات اور مشاہدات سے اس کورس کو اور بھی مؤثر بنا دیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں طلباء کے لئے ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہے جو پہلے ہی قرآن کریم پڑھ چکے ہیں۔ بلاشبہ قاری محمد مشتاق صاحب نے اپنے ہم وطنوں کی اور قرآن حکیم کی بڑی خدم۔

عطاء

شائع
اُصو
قاری
لیسرنا
تلامذ
کورس
جہاز
وضا

زیر تبصرہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس مقصد کے لئے مرتب کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو قرآن حکیم پڑھنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں انہیں دور کیا جائے تاکہ اس میں آسانی پیدا کی جائے۔

اس کتاب کے مصنف ماہر تعلیم القرآن اور قاعدہ لیسرنا القرآن کے مصنف قاری محمد اسماعیل افضل کے شاگرد ہیں اور یہ کتاب نہ صرف ناظرہ قرآن حکیم سیکھنے والوں کے لئے مفید ہے بلکہ جن لوگوں نے قرآن حکیم سیکھ بھی لیا ہے بسلسلۂ تدریس ان کے لئے ان گنت معلومات کا مجموعہ ہے۔ کتاب آسان زبان میں لکھی گئی ہے۔ اور تدریس القرآن کے میدان میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

روزنامہ مشرق لاہور
۱۳ر اپریل ۱۹۷۶ء

...... زندگی میں وقت کی کمی ہر شخص
اس نایابی نے لوگوں میں حصول
لئے ضرورت اس بات کی
نہ ایسا طریقہ اختیار کیا جائے
ستفید ہو سکیں۔ وقت کی
شتاق نے چالیس (۴۰) روزہ
لیل عرصے میں ایک شخص

ن سے ترتیل و تجوید کے قواعد
یں کہ بڑی آسانی سے ذہن
سے ہر قاری استفادہ حاصل
در ہو سکتا ہے۔

ہ جنگ کراچی
۱۹۷۹ء

		پہلی رکعت			
١	تکبیر تحریمہ کہنا				
٢	ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا				
٣	تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا				
٤	تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا				
٥	سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھنا				
٦	وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آمین کہنا				
٧	سورۃ ملانا (ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں)				
٨	رکوع کے لیے تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا				
٩	رکوع میں تین بار تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ) پڑھنا				
١٠	سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے اٹھنا				
١١	قومہ میں تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا				
١٢	سجدہ میں جانے کے لیے تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا				
١٣	سجدہ میں تین بار تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) پڑھنا				
١٤	سجدے سے اٹھنے [illegible] جانے کیلئے تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہنا				
١٥	تشہد (التحیات) [illegible]				
١٦	[illegible]				
١٧	دعا پڑھنا				
١٨	[illegible]				
١٩	[illegible] علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ کہنا				
٢٠	وتر میں [illegible]				

۱	تکبیر تحریمہ کہنا
۲	ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُ پڑھنا
۳	تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا
۴	تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا
۵	سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھنا
۶	وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہنا
۷	سورۃ ملانا (ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں)
۸	رکوع کے لیے تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا
۹	رکوع میں تین بار تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) پڑھنا
۱۰	سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے اٹھنا
۱۱	قومہ میں تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا
۱۲	سجدہ میں جانے کے لیے تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا
۱۳	سجدوں میں تین بار تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى) پڑھنا
۱۴	سجدے سے اٹھنے [illegible] جانے کے لیے تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا
۱۵	تشہد (التحیات) [illegible]
۱۶	[illegible] پڑھنا
۱۷	دعا پڑھنا
۱۸	[illegible]
۱۹	[illegible] علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ کہنا
۲۰	[illegible]